## سوال

(14) کیا آغاز وضو میں بسم اللہ پوری پڑھی جائے ؟

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہفت روزہ اہل حدیث یکم جمادی الاول 1402ھ شمارہ 9 کے صفحہ 5 پر علامہ عزیز زبیدی صاحب مدظلہ یاک سوال کہ ''ایک آدمی توبہ کرتا ہے کسی گناہ سے ‘کچھ عرصہ بعد وہی گناہ اس سے پھر ہوجاتا ہے تو اب سابقہ گناہ بھی لوٹ آئے گا یا صرف وہی گناہ ہوگا جو دوسری بار اس سے ہوگیا'' اس کے جواب میں علامہ جواب تحریر فرماتے ہیں کہ ب (صفحہ گیارہ) ''توبہ کے بعد جو گنا سرزد ہوجاتا ہے اس کی بنا پر پہلے گناہ عود نہیں کرتے ۔ کیونکہ توبہ کے بعد وہ گناہ باقی نہیں رہتے ۔ التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ

جب گناہ رہا ہی نہیں تو اس کے لوٹ آنے کا احتمال نہ رہا۔'' براہ کرم تحریر فرمائیں کہ علامہ محترم کی بات کیا درست ہے ؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

علامہ موصوف مدظلہ العالی کی یہ بات بالکل درست ہے اور صواب ہے ۔ شارحین نے اس حدیث کے معنی میں لکھا ہے گناہ نہ کرنے کا ایک مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس گناہ پر مؤاخذہ نہیں کرے گا چنانچہ کمن لا ذنب لہ ای فی عدم المؤاخذة بل یزید علیہ بان ذنوب التائب تبدل حسنات. (مشکوۃ المصابیح حاشیہ نمبر 10- ص206) کہ ''سچی توبہ کرنے پر اس گناہ کا مواخذہ نہیں ہوگا ۔ نہ صرف اس پرانے گناہ پر مواخذہ نہیں ہوگا بلکہ سچی توبہ کرنے میں اس گناہ کے عوض تائب کے نامہ اعمال میں ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے ۔ چنانچہ قرآن میں ہے ۔

إِلّا مَن تابَ وَءامَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صـٰلِحًا فَأُولـٰئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّـٔاتِهِم حَسَنـٰتٍ وَكانَ اللَّهُ غَفورًا رَحيمًا ٧٠ ... سورة الفرقان

''سوائے ان لوگوں کے جو توبہ کریں اور ایمان لائیں اور نیک کام کریں، ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ تعالیٰ نیکیوں سے بدل دیتا ہے، اللہ بخشنے والا مہربانی کرنے والا ہے''

امام ابن کثیر اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں : دوسرا قول یہ ہے سچی توبہ کرنے والا کے ناہ اعمال سے برائیوں کو مٹا کر ان کی جگہ نیکیاں لکھ دی جائیں گی ۔ یہ مطلب صحیح حدیث سے بھی ثابت ہے اور بہت سے صحابہ کا قول بھی یہی ہے ۔ جیساکہ تفسیر ابن کثیر 3ص 327) میں حضرت ابوذر سے بحوالہ صحیح مسلم ایک لمبی حدیث تحریر ہے کہ آخر جنتی سے اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تجھے تیری ہر برائی کی جگہ نیکی عطا کی گئی ہے ۔ فیقال فان لک بکل شیئة حسنة. (تفسیر ابن کثیر ص327ج3)

علاوہ ازیں آنحضرت ﷺ نے توبہ اور استغفار کو گناہوں کی صیقل (ریتی) قرار دیا ہے، یعنی جس طرح ریتی لوہے کے زنگا کو ختم کردیتی ہے اسی طرح توبہ گناہوں کا وجود مٹا دیتی

ہے جیسا کہ حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے۔

قال قال رسول اللہﷺان المؤمن اذا اذنب کانت نکتۃ سوداء فی قلبہ فان تاب واستغفر صیقل قلبہ. (رواہ احمد والترمذی وابن ماجہ)

خلاصہ یہ کہ توبہ گناہ بالکلیہ معدوم ہوجاتا ہے دوبارہ کرنے سے سابقہ گناہ دعود نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

## فتاویٰ محمدیہ

### ج1ص147

### محدث فتویٰ